مضاربت اور شریعت اسلامیہ
عصری مسائل کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Modaraba and Islamic Sharia
Analytical Studies in the light of Contemporary Problems

DOI 10.5281/zenodo.8074184:

***Ms. Noreen**
****Ms. Hafsa Bibi**
*****Dr. Naseem Akhter**

Abstract

Madarabat is an agreement of mutual aid & cooperation. There are two types of Madarabat (1) Madarabat Muqadida and (2) Madarabat Mutaliqa. This method of trade due to its characteristics was practiced even before Islam and continued even after Islam. The Prophet Muhammad (P.B.U.H) worked with Bibi Khadija on madarabat. Hazrat Muhammad (p.b.u.h) took Bibi Khadija's goods for sale to different markets and areas. The companions of Muhammad (p.b.u.h) while preaching Islam also used the same way of trade and invested in other remote areas. Seeing its usefulness, other religions also adopted this method of trade for a long. Since this method negates usury, those who wanted to avoid interest, adopted this method of business/trade. In this way of business/trade, one is called Rab-ul-Maal (investor), and the other is called Mudarab. Madarab is a person who knows how to do business, but he does not have the capital to invest, and the Rab-ul-Maal (investor) has capital, but he does not have the skills to do business. In Madarabat each party has certain conditions and shari'ah rights and duties. We can see the Mudarabat in the contemporary era in different new forms. These include business financing, microfinancing, self-employment scheme, mutual fund, company share, Islamic banking, Islamic Sukuk and Takaful, etc

***Keywords**: Teaching of Islam, Madarabat, Investor, Business, Cooperation, Trade, Goods*

....

Associate Profesor, Department of Islamic Studies,Govt City Girls College, Gul Bahar Peshawar, Pakistan ,noreennawaz78@gmail.com***
***Lecturer, Department of Islamiyat,Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan*
****Associate Professor, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan Corresponding Author: khtr_nsm@yahoo.com*

تعارف

مضاربت شراکت کی ایک قسم ہے۔ وحبہ زوحیلی نے اسے شرکتہ المضاربہ کا نام دیا ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر شرکات کے باب میں کیا ہے۔ اس طرح مجلہ الاحکام العدلیہ میں بھی مضاربتہ کا عنوان شرکات کے بعد لایا گیا ہے۔ عبد الرحمن جزیری نے "کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ" میں اس کو الگ عنوان سے درج کیا گیا ہے۔

مضاربت کے لغوی معنی

مضاربہ ضرب سے مشتق ہے۔ ضرب کے معنی سفر کے ھیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے واذ ضربتھم فی الارض ۔یعنی جب تم زمین میں سفر کرو اس کا نام مضاربہ اس لئے رکھا گیا کہ اس میں کاروبار کے لیے سفر کرنا پڑتا ہے۔ فقہ کی کتابوں میں اس کے لئے قراض کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ قراض کی تعریف یہ ہے کہ یہ قرض سے مشتق ہے جس کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ یعنی مالک (قراض) اپنی دولت سے کچھ حصہ کاٹ کر عامل کو دیتا ہے کہ وہ اس سے کاروبار کرسکے ۔ قراض سے دوسرا لفظ مقارضہ بنتا ہے۔ جو کہ اہل حجاز کے ہاں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ عراق والوں کے ہاں لفظ مضاربہ کا استعمال ہوتا ہے۔ لغت میں مضاربت کا مطلب یہ ہے کہ دو شراکت دار اس طرح کاروبار میں شریک ہوں کہ نفع میں دونوں شریک ہوسکے نقصان صرف قراض (مالک مال) برداشت کرے گا۔ امداد باہمی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے یہ بہترین طریقہ تجارت ہے[1]۔

مضاربہ ایک ایسی تجارتی معاملہ ہے جس میں ایک جانب راس المال (سرمایہ) ہوتا ہے اور دوسری طرف صرف محنت ہوتی ہے۔ اور منافع کیا جاتا ہے۔ ایسے بہت سے ارباب بدولت موجود ہے جن کے پاس دولت ہوتی ہے لیکن ان کو طریقہ نہیں آتا۔ اور بعض ایسے نادار غریب موجود ہیں جن کو ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے کا طریقہ ہے مگر وہ سرمایہ نہیں رکھتے۔ لہٰذا دونوں کو جائز دولت کمانے اور خصوصاً سرمائے سے محروم کو اپنی محنت کا صلہ حاصل کرنے کے لیے حسن سلوک اور امداد باہمی کا یہ بہترین طریقہ ہے اس سے دونوں فائدہ اٹھانے کے اہل ہو جاتے ہیں۔ وہ عورتیں، بوڑھے یا معذور افراد جو سرمایا تو رکھتے ہو لیکن کاروبار کرنا نہیں جانتے۔ تو مضاربت کا طریقہ امداد باہمی کا بہترین طریقہ ہے۔

اس طرح ایک بڑے تاجر کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے دولت کا کچھ حصہ ایسے کسی نادار کو جو کہ کاروبار سے واقف ہوں مظاربہ کے لیے دے۔

مضاربت کے اقسام

مضاربت کے دو اقسام ہیں

(1) مضاربت مقیدہ

(2) مضاربت مطلقہ

مضاربت مقیدہ

اگر قید لگادی جائے کہ فلاں وقت، فلاں جگہ، فلاں چیز یا کوئی خاص سامان تجارت خریدنا اور فلاں شہر جا کر بیچنا، جب اس قسم کی قید اور شرائط لگادی جائے تو یہ مضاربت مقیدہ ہو گا۔

مضاربت مطلقہ

جب جگہ، مقام، زمانہ، یا خاص قسم کے کاروبار یا متعین مشتری کی کوئی قید نہ ہو تو اس کو مضاربت مطلقہ کہتے ہیں۔[2]

مضاربت کے احکام

(1) جب رب المال (مالک سرمایہ) مضارب کو رقم سپرد کرے گا تو اس وقت سے لے کر جب تک کاروبار شروع نہ ہو تب تک اس سرمائے یا رقم کی حیثیت امانت کی ہو گی۔ اگر رب المال اپنا سرمایہ واپس طلب کرے تو بھی مضارب پر فرض ہے کہ اس کو واپس کرے۔ اور نقصان ہونے کی صورت میں بھی مضارب پر ضمان (تاوان) نہیں ہے۔

(2) جب کاروبار شروع ہو گا تو مضارب کی حیثیت ایک وکیل کی سی ہو گی۔

(3) جب کاروبار شروع ہو جاتا ہے اور منافع ہونے کی صورت میں مضارب کی حیثیت مالیت معاہدے کی شریک کی ہو جاتی ہے اور شرکاء طے شدہ معاہدے کے تحت منافع تقسیم کریں گے۔

(4) اگر کسی وجہ سے مضاربت کا معاہدہ منسوخ ہو جائے تو اس طرح روز گار معاہدہ کی حیثیت روز گار کی ہو جائی گی ۔ مضارب کی حیثیت ملزم کی ہو گی اور رب المال کا ملازم ہو گا اور نفع و نقصان رب المال کا ہو گا اور مضارب اس کی اجرت وصول کرے گا۔

(5) اگر مضارب معاہدہ مضاربت کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو اس کی حیثیت غاصب کی ہو گی۔ اور اس کی ذمے راس المال کو واپس کرنا لازم ہو گا۔

(6) اگر معاہدہ مضاربت کی ایک شرط یہ ہو کہ تمام منافع کا مالک مضارب کا ہو تو یہ مضاربت کا معاہدہ ہو گا ہی نہیں ۔ بلکہ مضارب کی حیثیت ایک مقروض کی ہو گی۔ نفع نقصان کی ذمہ داری بھی اسی پر ہو گی۔ اگر سرمایہ ضائع ہو جائے تو بھی رب المال کو واپس کرنے کی ذمہ داری بھی اسی پر ہو گی۔

(7) اگر یہ شرط ہو کہ سارا منافع رب المال کا ہو تو اس کو عقد البضاعۃ کہتے ہیں

(8) مضاربت رائج الوقت اور رواج کے مطابق ہونا چاہیئے چاہے یہ شرط ہو یا نہ ہو۔

مضاربت کے ارکان

(1) مضاربت کا معاہدہ بھی باقی تمام معاہدوں کی طرح ہے۔ اس طرح اس کی بھی دوسرے معاہدوں کی طرح ارکان ہیں۔ کیونکہ مضاربت میں رب المال جب ماضارب کو سرمایہ فراہم کرتا ہے تو اس میں ایجاب وقبول ہوتا ہے۔ احناف کے نزدیک ایجاب وقبول سے مضاربت کا معاہدہ مکمل ہو جاتا ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک مضاربت کے تین ارکان ہیں۔

(1) اولاً فریقین (سرمایہ کار اور عامل)

(2) ثانیاً معقود علیہ یعنی وہ چیز جس کے بارے میں معاہدہ کیا جارہا ہے۔ معقود علیہ میں سرمایا عمل اور منافع تین چیزیں شامل ہوتی ہے اور اس کے بارے میں فریقین معاہدہ کرتے ہیں

(3) ثالثاً ایجاب اور قبول ہے۔

شافعی مکتب کے نزدیک مضاربت کے پانچ ارکان ہیں۔

(1) مال۔ یہ سرمایہ کار کی طرف سے ہوتا ہے۔ یعنی یہ سرمایہ اور مال تجارت بھی ہو سکتا ہے۔

(2) عمل۔ اس کا تعلق مضارب سے ہوتا ہے۔ اس میں مضارب کی ذہنی، جسمانی اور تنظیمی محنت شامل ہے۔

(3) منافع۔ اخراجات نکال کر اصل زر کے باقی رہتے ہوئے مال میں اضافہ نفع کہلاتا ہے۔

(4) صیغہ۔ ایجاب وقبول پر مشتمل ہے۔

(5) عاقدان۔ سرمایہ کار اور محنت پر مشتمل ہوتے ہیں۔

مضارب کے حقوق وفرائض

(1) مضارب تمام شرائط کا پابند ہو گا۔

(2) مضارب دوسرے شخص سے بھی مضاربت کر سکتا ہے جب تک اس کو روکا نہ جائے۔

(3) کوئی اور تیسرا مددگار شخص مضارب کی مدد کر سکتا ہے بغیر کسی معاوضے کے تاکہ کاروبار ترقی کرے۔

(4) رب المال مضارب کی عملی طور پر مدد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس سے مضارب کے اختیارات محدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن شافعی مکتبہ فکر کے مطابق رب المال عملی طور پر مدد کر سکتا ہے۔

(5) مضارب کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ خرید وفروخت کر سکے۔ چیز کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے۔ دوسرے سے مضاربت کر سکے بشرطیکہ اس کو ایسا کرنے سے روک دیا جائے۔

(6) مضارب رب المال کا سرمایہ دوسرے کو بطور قرض نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی مفت دے سکتا ہے۔ مگر رب المال کی اجازت سے۔

(7) مضارب ادھار فروخت کر سکتا ہے جبکہ رب المال روک دے۔

معاہدہ مضاربت کی مدت

(1) سرمایہ کار اور مضارب دونوں کسی بھی وقت معاہدہ منسوخ کر سکتے ہیں۔

(2) مضاربت کا معاہدہ ایک خاص وقت کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے اور لا محدود وقت کے لئے بھی۔

(3) مضاربت کا معاہدہ ایک فریق کی موت سے ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ دو سے زائد افراد کی صورت میں معاہدہ برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

(4) مضاربت کا معاہدہ پہلے سے طے شدہ شرائط پر مسلسل جاری رکھا جا سکتا ہے۔

نفع ونقصان کے احکام

(1) مضاربت میں نفع۔ پہلے سے طے شدہ شرائط پر تقسیم ہو گا۔

(2) پہلے سے نفع متعین کرنا ناجائز ہے۔

(3) نفع سرمایہ میں اضافے کا باعث ہے۔ حقیقی منافع نہ ہونے کی صورت میں مضارب کی محنت کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔

(4) اگر نقصان ہو جائے تو راس المال بھی تلف ہو جائے گا۔ اس صورت میں نقصان کا ذمہ دار مضارب نہیں ہو گا۔ کیونکہ رب المال کی طرح مضارب بھی نقصان اٹھاتا ہے یعنی اس کی محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔

(5) اگر کاروباری کاروبار جاری ہے۔ تو اس میں نقصانات کا ازالہ نفع سے ہو تا ہے۔ اگر یہ نقصان نفع سے بڑھ جائے تو پھر راس المال سے پورا ہو گا دونوں صورتوں میں نقصان مضارب سے پورا نہ ہو گا.

(6) شرائط

(1) راس المال رائج الوقت سکے کی شکل میں ہو[3]۔

(2) دونوں فریق عاقل ہو۔

(3) راس المال معلوم ہو۔

(4) راس المال مضارب کے پورے قبضہ میں دیا جائے۔

(5) راس المال متعین ہو۔

(6) دونوں میں نفع شرائط کے مطابق تقسیم ہو گا۔ ہر ایک کا حصہ معلوم ہو گا۔ اگر نفع کا تناسب مجہول ہو تو مضاربت فاسد ہو گی۔

(7) مضارب کو نفع میں حصہ دینا شرط ہے۔

(8) راس مال یا نفع سے یا تو دونوں سے کچھ دینا شرط کیا گیا تو مضاربت فاسد ہو گی۔

مضاربت عہد جاہلیت میں

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کے کاروبار میں شرکت و مضاربت کے اصول پر کی تھی۔ آپ ﷺ بصرہ (شام) کی منڈی تک بی بی خدیجہؓ کا مال لے کر جاتے تھے۔ اس طرح حضور ﷺ کئی مرتبہ بی بی خدیجہؓ کا مال مضاربت کے تحت مختلف بازاروں اور شہروں میں لے کر گئے۔ یعنی عامل رسول ﷺ اور سرمایہ کار حضرت خدیجہؓ تھی۔ علماء کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ مضاربت عہد جاہلیت میں رائج تھی اور رسول ﷺ کی بعثت کے بعد بھی یہی طریقہ برقرار رکھا گیا اور اس کو ناجائز قرار نہیں دیا گیا۔

مضاربت قرآن وحدیث کی روشنی میں

امام علامہ زرقانی نے موطا کی شرح میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ لکھتے ہیں" ولا اصل للقراض فی الکتاب الله و سنۃ الا انہ کان فی الجاحلیۃ فاقرفی السلام"[4] ترجمہ: مضاربت کے بارے میں اصل اور دلیل قرآن اور سنت میں نہیں ملتی۔ سوائے اس کے کہ یہ طریقہ کاروبار دور جاہلیت میں رائج تھا اور اسلام نے اسے برقرار رکھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کی رزق کے نو حصے تجارت میں ہے اور قرآن مجید میں صرف اتنا ہی آیا ہے ۔ رزق کے بارے میں آیات موجود ہے۔ لیکن اس میں بھی مضاربت کے لئے کوئی خاص لفظ استعمال نہیں ہوا۔

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ

وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۔[5]

"اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں

o اور پھلوں کے نقصان سے، اور (اے حبیب!) آپ (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں "

مضاربت: عہد صحابہ اور اس کے بعد

حضرت عباس کی شرح کے مضاربت کو آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ صحابہ کرام صرف تجارت میں حصہ نہیں لیتے بلکہ انہوں نے نئے انداز سے بھی تجارت کی۔ اور بڑے پیمانے پر منظم کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے تجارت کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دیا۔ انہوں نے دوسرے نئے علاقوں میں جا کر نہ صرف تجارت کی بلکہ انہوں نے تبلیغ دین السلام بھی کی۔ انہوں نے اپنی تجارت کا دائرہ ایشیا و افریقہ جیسے دنیا کے براعظموں تک پھیلایا تھا۔ جبکہ مغربی اقوام اس طریقہ تجارت یعنی مضاربت سے ناواقف تھے۔ سرمایہ کار دنیا کے گوشے گوشے میں اپنی سرمائے سے کاروبار کرنے کے لیے نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے مختلف جگہوں پر جا کر سرمایہ کاری بھی کی اور ساتھ ساتھ میں اسلام کی روشنی بھی پہنچاتے رہے۔ اس کامیابی کو دیکھ کر مغربی اقوام نے بھی اپنے ممالک میں مضاربت کے ذریعے تجارت کرنا شروع کی۔ خاص طور پر ان یورپین، عیسائی اقوام نے جو کہ سود کو جائز نہیں سمجھتے ہیں مثلاً فرانس، سپین وغیرہ۔

حضرت عمر فاروقؓ کا واقعہ مشہور ہے۔ انہوں نے بیت المال کی رقم سے تجارت کی اور مضاربہ کے طور پر نفع کا ایک حصہ خود رکھا اور ایک حصہ بیت المال میں جمع کرایا[6]۔ اس طرح ایسے صحابہ کا نام بھی سامنے آئے ہے جن کے امداد باہمی کے اصولوں پر چلنے والے کاروبار تھے۔ ان میں سیدنا زبیرؓ، سیدنا عبد الرحمنؓ اور سیدنا حضرت عثمانؓ کے نام شامل تھے۔ ان کی تجارتیں اعلیٰ درجے کی تھی ان میں زہد و تقویٰ جیسے صفات ہونے کے باوجود بہت بڑے اور کامیاب تاجر تھے۔ اس طرح امام ابو حنیفہ کا کاروبار اور تجارت مشہور ہے۔ قوفہ کے بڑے تاجروں میں ان کا شمار تھا۔ امام لیث بن سعد مصر کے بڑے تاجروں میں سے تھے۔

مضاربت عصر حاضر میں

مضاربت ایک باہمی امداد کا معاہدہ ہوتا ہے۔ جس کے اہمیت دور جاہلیت سے لے کر آج تک کم نہ ہوئی۔ اسلامی مالیات کے طریقوں میں سے ایک اہم طریقہ ہے اور ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ شرکت دادری اور امداد باہمی پر مبنی ہوتا ہے اور اسلامی قانون شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اسلامی مالیات میں مضاربہ، سرمایہ کاری اور سرمائے کی نقل و حرکت کے لیے جائز طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔ عصر حاضر میں مضاربہ کے تحت مختلف منصوبے اور کاروبار کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس کی معلومات مختصراً پیش کی جاتی ہے۔[7]

مضاربت پر مبنی کاروبار

یہ طریقہ زمانہ قدیم سے رائج ہے اور آج کل کی ترقی یافتہ دور میں بھی اس طریقہ کار وبار کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس میں رب المال (سرمایہ کار) کاروبار سے نابلد ہوتا ہے اور اپنا سرمایہ مضارب کو دیتا

ہے۔ جس کو کاروبار ایمانداری کے ساتھ آتا ہے لیکن سرمایہ نہیں رکھتا۔[8] اس طرح کچھ شرائط کے ساتھ دونوں باہمی اشتراک سے ایک معاہدہ کرتے ہیں اور نفع آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔

Microfinance

بس کمپنیاں اور بینک چھوٹے پیمانے پر کاروبار کے لیے سرمایہ فراہم کرتے ہیں اور آپس میں معاہدہ کرتے ہیں۔ اس میں رب المال کمپنیاں اور بینک ہوتے ہیں جبکہ مضارب مائیکروفائنسنگ کرنے والا ہوتا ہے۔

خود روزگار سکیم

حکومت وقت بے روزگاری کو ختم کرنے کے لیے پڑھے لکھے نوجوانوں کے لیے بہت کم مارک اپ پر خود روزگار سکیم متعارف کراتے ہیں اس میں حکومت وقت اور نوجوان سکیم سے فائدہ اٹھانے والے مضارب ہوتے ہیں۔

Mutual Fund

عصر حاضر میں بہت سارے ایسے میوچل فنڈ کام کر رہے ہیں۔ جو کہ رسک شیئرنگ کی بنیاد پر معاہدے کرتے ہیں ۔بعض سرمایا ہونے کے باوجود سرمایاکار کو کاروبار کرنا نہیں آتا تو عصر حاضر میں اسے سرمایہ کار اپنا سرمایہ میوچل فنڈ میں لگاتے ہین جہاں اس کو سرمایا کا فائدہ ملے۔

Real Estate

بعض دفعہ کسی کمپنی کی طرف سے کوئی پروجیکٹ متعارف کیا جاتا ہے اور اس میں سرمایہ کاروں کو دعوت دی جاتی ہے آپ اپنا سرمایا پروجیکٹ میں لگائیں اور ماہانہ بنیادوں پر منافع کی پیشکش دی جاتی ہے اس طرح اس میں سرکایہ کار رب المال اور کمپنی کی حیثیت مضارب کی ہوتی ہے۔

اسلامک بینکاری

عصر حاضر میں اسلامی بینکاری، مالیات اور امداد باہمی کے تناظر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جہاں اسلامی بینکاری مختلف خدمات پیش کرتی ہے اور وہ سرمایہ کار جو کے عام بینکوں کی سودی کاروبار سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے اسلامی بینکاری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اسلامی بینکنگ مضاربہ کا استعمال فرمائے کار سے فنڈ کرتا ہے اور اس قابل عمل کاروباری منصوبوں میں استعمال کرتے ہیں۔ بینک رب المال کی حیثیت سے خدمات فراہم کرتا ہے جبکہ کاروباری ادارے مضارب کے طور پر خدمت سرانجام دیتے ہیں اس طرح نفع دونوں میں معاہدے کی شرائط کی بنیاد پر تقسیم ہوتا ہے۔ مضاربہ افراد اور اداروں کے لئے اسلامی کیپیٹل مارکیٹ میں شرکت کے لئے ایک ذریعے کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسلامی بینکاری جو خدمات پیش کرتی ہے اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

مضاربہ ڈیپازٹ

اسلامی بینک ڈپازیٹر کو مضاربت پر مبنی ڈیپازٹ اکاؤنٹس پیش کرتے ہیں۔اس میں بینک مضارب کے حیثیت سے اپنا کردار ادا کرتا ہے اور جمع کنندہ گان رب المال کے حیثیت سے خاموش سرمایہ کار ہوتے ہیں اور بینک اس رقم کو سرمایہ کاری کے لیے پیش کرتا ہے اس طرح منافع دونوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

مضاربہ سرمایہ کاری اکاؤنٹس

اسلامی بینک سرمایہ کاروں کو مضاربہ سرمایہ کاری اکاؤنٹ بھی پیش کرتے ہیں جو بینک کی سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں حصہ لیناچاہتے ہیں بینک مضارب کے طور پر کام کرتا ہے اور سرمایہ کاری اکاونٹ رکھنے والے رب المال ہوتے ہیں۔

مضاربہ فائینسنگ

اسلامی بینک مضاربہ معاہدوں کی بنیاد پر فائینسنگ فراہم کرتے ہیں اس میں ایسے کاروبار یاکاروباری افراد کے ساتھ شراکت داری شامل ہوتی ہے۔ جنہیں اپنے منصوبوں کے لیے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔بینک سرمایہ فراہم کرنے والارب المال بن جاتا ہے جبکہ کاروباری یاکاروبار مضارب کے طور پر کام کرتا ہے۔

مضاربہ پر مبنی سرمایہ کاری فنڈز۔

اسلامی سرمایہ کاری فنڈز اکثر مضاربہ کو استعمال میں لاتے ہیں۔ ہر فنڈ انفرادی اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کو جمع کرتے ہیں اور انہیں شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے مختلف مواقع کے لیے مختص کرتے ہیں۔فنڈ منیجر مضارب کے طور پر کام کرتا ہے جبکہ سرمایہ کارب المال بن جاتے ہیں۔

مضاربہ پر مبنی سکوک (اسلامی بانڈز)

اس میں بھی مضاربہ کا اہم کردار ہے۔ سکوک کے مالک کسی مخصوص منصوبے یاسرمایہ کاری کے منافع اور نقصانات میں حصہ لیتے ہیں۔ سکوک کا اجراء کے نے والا مضارب کے طور پر کام کرتا ہے۔ جبکہ سکوک رکھنے والے سرمایہ پر اہمکرنے والے کے طور پر فنڈز فراہم کرتے ہیں۔

ادبی جائزہ

ابوزکریایحیی بن شرف نووی نے مغنی المختاج میں اور ابن ہمام نے فتح القدیر میں مضاربت کے بارے میں تحریر کیاہے۔شاہ ولی اللہ نے حجتہ اللہ البالغہ ،سعیدیات، مجلہ الاحکام العدلیہ دفعہ 1407ءاور علامہ زرقانی نے شرع موطا میں مضاربت کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کی ہے۔

خلاصہ

مضاربہ میں کاروبار کرنا زمانے قدیم سے جاری ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اس مضاربہ کے تحت کام کیا۔ حضور ﷺ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال اکثر مختلف بازاروں علاقوں میں لے کر گئے اور اس طرح مختلف لوگوں کے ساتھ بھی مجاربہ کے تحت کام کیا۔ بعض لوگوں جیسے قیس بن سائب کے ساتھ بھی مضاربہ کے تحت کام کیا۔ قیس بن سائب آپ ﷺ کا مال دوسرے علاقوں تک لے کر جاتے تھے۔ قرآن وحدیث میں مضاربہ کا لفظ خاص طور پر استعمال نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ یہ طریقہ کاروبار سود کی نفی کرتا ہے۔ اس لیے حضور ﷺ نے اس کو اسلام کے بعد جاری رکھا اور اس سے منع بھی نہیں کیا۔ مضاربہ دو افراد کے درمیان امداد باہمی اور اشتراک کا معاہدہ ہوتا ہے۔ ایک سرمایہ کار جو کہ رب المال کہلاتا ہے اور دوسرا مضارب ہوتا ہے۔ ایسے بہت سے لوگ موجود ہے کہ جو سرمایہ تو رکھتے ہیں لیکن کاروبار سے ناواقف ہوتے ہیں اور وہ اپنا سرمایہ کاروبار میں لگانا چاہتے ہیں اور ایسے بہت سے لوگ ہیں جو کہ کاروبار کرنے کا ہنر رکھتے ہیں لیکن سرمایہ نہیں رکھتے۔ ان دونوں رب المال مضارب کے درمیان ایک معاہدہ مضاربت طے ہوتا ہے اور منافع دونوں میں طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔ مضاربت کے دو اقسام ہیں مضاربت مطلقہ اور مضاربت مقیدہ۔ مضاربت کے کاروبار کے لیے کچھ احکامات ہیں۔ مضارب کو مال تجارت پورا قبضہ دیا جاتا ہے اور مضارب اس مال تجارت یا سرمایہ کو بطور امانت اپنے پاس رکھے گا۔ نفع کی صورت میں دونوں شرائط کے مطابق نفع کے حقدار ہونگے اور اگر نقصان ہو گا تو اس نقصان کو رب المال برداشت کرے گا۔ اگر مضارب معاہدہ مضاربت کی خلاف ورزی کرے گا تو مضارب کے حیثیت غاصب کی سی ہو گی۔ رب المال مضاربت کے معاہدے کے بعد عملی طور پر کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتا اگر لے گا تو معاہدہ مجاربت پر اثر پڑے گا اس طرح اس لحاظ سے مضارب کی حیثیت ملازم کی ہو جائی گی اور اس کو اجرت دی جائے گی۔ مضاربت کے تین ارکان ہیں۔ اولاً فریقین ثانیاً معقود علیہ یعنی وہ چیز جس کے بارے میں معاہدہ کیا جائے۔ ثالثاً ایجاب وقبول ہے۔ مضارب کے کچھ حقوق وفرائض ہوتے ہیں۔ مضارب تمام شرائط کی پابندی کرے گا۔ کسی تیسرے بندے سے بھی مضاربت کر سکتا ہے۔ مضاربت کے معاہدے کے بعد مضارب دوسرے شخص کی مدد بھی بلا معاوضہ لے سکتا ہے۔ عہد صحابہ میں بھی مضاربت کے کاروبار کے معاہدے ہوتے تھے اور آج تک کے ترقی یافتہ دور میں بھی مضاربت کے تحت کاروبار نئے انداز میں کیا جاتا ہے۔ جس میں اسلامی بینکاری، سرمایہ کاری فنڈ، مضاربہ فائنانسنگ، مضاربہ سرمایہ کاری اکاونٹ، مضاربہ ڈیپازٹ، مضاربہ پر مبنی سکوک غیرہ وغیرہ

تجاویز

مضاربہ اور اسلامی شریعت کے اطلاق کو بہتر بنانے کے لیے سفارشات۔

(1) مضاربت چونکہ امداد باہمی کا ایک طریقہ تجارت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے صنعت کے سٹیک ہولڈر، سکالرز اور ریگولیٹری اداروں کے درمیان تعاون بہت ضروری ہے۔

(2) نقصان کے خطرے سے بچنے کے لیے دونوں فریقین سٹیک ہولڈر اور مضارب دونوں کو مستعدی سے کام کرنا چاہیے ۔خطرات کا اندازہ لگانا چاہیے اور نقصان کے خطرے کو کم کرنے کے مناسب حکمت عملیوں کو نافذ کرنا چاہیے۔

(3) سرمایہ کاروں کو تعلیم کی بہت ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اتنا کچھ سیکھ سکے کہ شرائط، ارکان اور احکام وغیرہ کے متعلق معلومات رکھ سکے اور معاہدہ کرتے وقت مبہمات کا شکار نہ ہو۔

(4) مضاربت میں جو بھی کاروبار کے اصول عصر حاضر کے لحاظ سے بنائے جائیں تو ضروری ہے کہ اس کو اسلامی اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے۔

(5) چونکہ مضاربت سود کی نفی کرتا ہے اس لیے سرمایہ داروں کو چاہیے کہ وہ اپنا سرمایہ بینکوں میں رکھنے کے بجائے ایسی ضرورت مند اور ہنر مند افراد کو دے جو سرمایہ نہیں رکھتے لیکن کاروبار اچھا سلیقہ رکھتے ہیں اور ایماندار بھی ہوتے ہیں تو اس طرح یہ سرمایہ گردش کرے گا۔

(6) جب سرمایہ گردش کرے گا تو اس سے معاشرے میں بھی خوشحالی آتی ہے اور سرمایہ کار اور مضارب تینوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے مضاربت کے ذریعے کاروبار کو رواج دینا چاہیے۔

(7) تعلیمی نصاب میں مضاربت کا لفظ صرف چند لائنوں تک محدود نہ ہو بلکہ اس پر ایک پورا باب ہونا چاہیے تاکہ ہماری نئی نسل اس طریقہ تجارت سے کم عمری میں ہی واقف ہو جائے۔

(8) اس کے لیے سیمینار منعقد کی جائیں جس میں بڑے بڑے سرمایہ داروں کو دعوت دی جائے اور ہنر مند افراد کو بھی شریک محفل بنانا چاہیے۔

(9) سوشل میڈیا کا مفید استعمال بھی اس ضمن میں کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

(10) اسلامک بینکاری کو رواج دینا بہتر ہے

اگر ان تجاویز پر مکمل طور پر عمل کیا جائے تو ممکن ہے کہ مضاربت کے ذریعے ہماری نئی نسل ل سودی نظام کی نفی کرے اس کے لیے چاہیے کہ حکومت بھی آگے بڑھے اور مضاربت کے ذریعے لین دین کو رواج دینے میں سرمایہ داروں اور مضارب کو مختلف سہولیات کا بندوبست بھی کریں ۔اس طریقہ تجارت سے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور ملک کی ترقی کے لیے اہم قدم ثابت ہو گا جس سے ملک ترقی کرے گا۔

[1] سوہاروی، حفظ الرحمن (مجاہد ملت، حضرت، مولانا) اسلام کا اقتصادی نظام، شیخ الہند اکیڈمی کراچی، ج 1، ص539
Suha Ravi, Hufzur Rahman (Mujahid Millat, Hazrat, Maulana) Economic System of Islam, Academia Shaikh-ul-Hind Karachi, vol.1, p.539

2 اگرچہ حنابلہ ان دونوں میں فرق روا نہیں رکھتے بلکہ مضاربہ کو وہ شرکہ ہی کی ایک قسم قرار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر وھبہ زحیلی اسے شرکتہ المضاربہ کہتے ہیں۔

Deși hanbalis nu fac distincție între cele două, ei consideră Mudarabah ca fiind un tip de Shirkah. Dr. Wahba Zaheili o numește Shirkta al-Muzarabah

3 چیمہ، غلام رسول (پروفیسر)، اسلام کا معاشی نظام، چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلیشر، اشاعت 2012، ج 1، ص260
Cheema, Ghulam Rasool (profesor), Economic System of Islam, Chaudhry Ghulam Rasool and Sons Publisher, Publicația 2012, Vol.1, p.260

4 شرح موطا، ج3، ص346

Sharia Mota, Vol. 3, p. 346

[5] القرآن ، آیت 155

Al-Quran, versetul 155

6 محمود احمد غازی (ڈاکٹر)، محاضرات معیشت و تجارت، الفیصل ناشران و تجاران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت جون 2017، ج 1، ص215

Mehmood Ahmad Ghazi (Dr.), Prelegeri despre economie și comerț, Al-Faisal Nashiran și Booksellers, Ghazni Street, Urdu Bazaar, Lahore, Publicat iunie 2017, Vol. 1, p. 215

[7] Muhammad Faheem, Khan, guaranteeing Investment Deposits in Islamic Banking System, J. KAU: Islamic Econ., Vol. 16, No. 1, pp. 45- 51, 2003, IRTI, Jeddah.

[8] Zamir Iqbal, Dr., Abbas Mirakhor, Dr., An Introduction to Islamic Finance: Theory and practice, P: 152, Vanguard Books, Lahore, 2008